سوال

ہمارے ہاں یہاں امریکہ میں افطاری کے بعد سوا سات بجے سے لیکر ساڑھے سات بجے تک قرآن مجید کی کلاس لگتی ہے، پھر اس کے بعد عشاء کی نماز اور بعد میں نماز تراویح ادا کی جاتی ہے، اور افطاری کے بعد قرآن مجید کی کلاس میں کوئی ایک شخص سپیکر میں قرآن مجید پڑھ کر سناتا ہے، پلاننگ اس طرح کی گئی ہے اس کلاس میں سپارے کے بارہ صفحات پڑھ کر مردوں اور عورتوں کو سنائے جاتے ہیں، اور پھر باقی آٹھ صفحات نماز تراویح میں پڑھ کر روزانہ ایک سپارہ مکمل کیا جاتا ہے، اور سارا قرآن مجید اسی طرح مہینہ کے آخر میں مکمل ہوتا ہے، سوال یہ ہے کہ: کیا اس طرح قرآن مجید کی مجلس قائم کرنا سنت ہے یا بدعت؟ اور کیا قرآن مجید نماز تراویح میں مقتدیوں پر پڑھنا افضل ہے یا اکٹھے ہو کر مجلس میں پڑھنا؟

جواب

الحمد للہ

اس طرح کی مجلس میں تم پر کوئی حرج نہیں، آپ لوگوں میں سے کسی ایک شخص کا قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور باقی حضرات کا خاموشی کے ساتھ سننا مشروع امر ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے اس پر عمل کیا ہے

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

"مجھ پر قرآن مجید کی تلاوت کرو"

میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے سامنے پڑھوں، حالانکہ آپ پر تو قرآن مجید نازل ہوا ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

"میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی اور شخص سے قرآن مجید کی تلاوت سنوں"

تو میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء پڑھی اور جب اس آیت پر پہنچا تو جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائینگے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ لائینگے تو کیا حال ہو گا النساء (41).

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بس اب اتنا ہی کافی ہے، تو میں آپ کی طرف متوجہ ہوا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4763) صحیح مسلم حدیث نمبر (800).

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس عظیم الشان ماہ مبارک میں مسلمانوں کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے ہوئے قرآن مجید پڑھنا اور ایک دوسرے کو دن رات سنانا مشروع ہے، کیونکہ ہر سال رمضان المبارک میں جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے تھے اور آخری سال انہوں نے رمضان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کا دو بار دور کیا، اور پھر اللہ تعالی کا قرب اور کتاب اللہ پر غور و فکر اور تدبر کرنے اور اس سے مستفید ہونے اور اس پر عمل کرنے کے لیے بھی قرآن مجید کا دور کرنا چاہیے، اور

سلف رحمہ اللہ کا عمل بھی یہی رہا ہے اس لیے اہل ایمان چاہے مرد ہو یا عورت وہ قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہوں، اور اس پر غور و فکر اور تدبر کریں، اور اسے سمجھیں، اور اس سے مستفید ہونے کے لیے تفسیر اور علمی کتب کا مطالعہ کریں"

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (11/319-320).

اور افضل و بہتر یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ قرآن مجید کے احکام کی تعلیم بھی ہو، اور اس کے معانی و ترجمہ بھی سیکھے جائیں اور تلاوت کی گئی آیات کے ساتھ جب آپ اس کی تفسیر کا اضافہ کر لیں یا کچھ آیات کی تفسیر بھی شامل کریں تو آپ کئی ایک خیر و بھلائی کو جمع کر لیں گے، جس سنت پر عمل، اور قرآن مجید کا ایک دوسرے کو پڑھانا و سنانا، اور مسلمانوں کو اس کی تعلیم دینی، اور قرآن مجید پر غور و فکر اور تدبر کرنے میں معاونت کرنا....

اور اگر پورا قرآن مجید نماز تراویح میں ختم کیا جائے تو یہ ویسے ختم کرنے سے افضل و بہتر ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں :

" قرآت اور اس کی ترغیب کا معاملہ سے نمازی کو وہ کچھ حاصل ہوتا ہے جو غیر نمازی کو حاصل نہیں ہوتا، کیونکہ نماز میں قرآن مجید کی قرآت کرنا نماز سے باہر قرآت کرنے سے افضل ہے، اور قرآن مجید کی قرآت کرنے والے قاری کی جو فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے، وہ نمازی کو غیر نمازی سے زیادہ حاصل ہوتی ہے " انتہی

دیکھیں : فتاوی الکبری (2/297).

اور اگر لوگوں کے لیے نماز میں پورا قرآن مجید ختم کرنا مشقت کا باعث ہو تو آپ دونوں حدیثوں کو جمع کر سکتے ہیں : نماز سے قبل ایک دوسرے کو قرآن مجید سنانا، اور باقی نماز میں پڑھنا جیسا کہ آپ کر رہے ہیں

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سب سے زیادہ خیرات کرنے والے تھے، اور سب سے زیادہ سخی آپ رمضان المبارک میں اس وقت ہوتے جب آپ سے جبریل امین ملتے، اور جبریل آپ کو رمضان کی ہر رات ملتے اور قرآن مجید کا دور کرتے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیرات میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3048) صحیح مسلم حدیث نمبر (2308).

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا جبریل امین علیہ السلام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کے دور سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ رمضان المبارک میں قرآن مجید ختم کرنا افضل ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" اس حدیث سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ باہم قرآن مجید پڑھنا مستحب ہے، اور مومن کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس شخص کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرے جو اسے فائدہ و نفع دے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبریل امین علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور فائدہ حاصل کرنے کے لیے کیا کرتے تھے؛ اس لیے کہ جبریل امین ہی قرآن مجید کو اللہ تعالی کے پاس سے لایا کرتے تھے، اور وہ اللہ تعالی اور رسولوں کے مابین سفیر تھے

تو جبریل امین اللہ تعالی کی جانب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور اشیاء کا فائدہ دیتے تھے، قرآن مجید کے حروف کے اعتبار سے اور جو معانی اللہ تعالی نے مراد لیے ہیں اس کے

اعتبار سے بھی، توجب انسان کسی ایسے شخص کے ساتھ قرآن مجید کو باہم پڑھے جو اسے قرآن مجید سمجھنے میں معاون ہو، اور جو اس کے الفاظ کو درست کروائے تو یہ امر مطلوب ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین علیہ السلام کے ساتھ قرآن مجید کو باہم پڑھا، اس سے مقصود نہیں کہ جبریل امین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہے، لیکن جبریل امین تو وہ پیغام لانے والے تھے جو اللہ تعالی کی جانب سے تھا، اور جو پیغام قرآن اور اس کے الفاظ، اور اس کے معانی کے اعتبار سے دیا ہوتا وہ لاکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دیتے

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبریل امین علیہ السلام سے اس حیثیت سے مستفید ہوتے، نہ کہ جبریل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھے، بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو سب انسانوں اور سب فرشتوں سے افضل ہیں، لیکن باہم قرآن مجید پڑھنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے لیے بہت خیر ہے؛ کیونکہ یہ اس شخصیت کے ساتھ باہم قرآن پڑھنا تھا جو اسے اللہ تعالی کے پاس سے لاتی رہی ہے، اور اس لیے بھی کہ جو اللہ تعالی سے لاتا ہے اس سے مستفید ہوں

اور اس میں ایک اور بھی فائدہ یہ ہے کہ: رات میں باہم قرآن مجید پڑھنا دن میں پڑھنے سے افضل ہے، اور یہ معلوم ہے کہ رات کے وقت قرآن مجید کا باہم پڑھنا دل و دماغ کو حاضر کرنے کے زیادہ قریب ہے، جو کہ دن کو کم ہوتا ہے، اور دن کے مقابلہ میں رات کو مستفید بھی زیادہ ہوا جاتا ہے

اور اس میں اور بھی کئی ایک فوائد ہیں:

باہم قرآن مجید پڑھنے کی مشروعیت، اور یہ کہ یہ اعمال صالحہ میں شامل ہوتا ہے، چاہے رمضان کے علاوہ کسی اور مہینہ بھی ہو، کیونکہ اس میں ہر ایک کو فائدہ ہے، چاہے دو سے زائد افراد ہوں تو بھی کوئی حرج نہیں ان میں سے ہر ایک اپنے بھائی سے مستفید ہوتا ہے، اور اسے قرآت قرآن پر ابھارتا اور اس میں چستی پیدا کرتا ہے، ہوسکتا ہے جب وہ اکیلا پڑھے تو چست نہ رہے بلکہ سستی و کاہلی کا شکار ہو، لیکن جب وہ اپنے ساتھی کے ساتھ مل کر قرآن مجید کو باہم مل کر پڑھے تو یہ اس کے لیے زیادہ نشاط و چستی کا باعث ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم فائدہ کا باعث بھی ہوگا، اور جو لفظ مشکل اور سمجھ نہ آئے اس میں وہ غور خوض اور مطالعہ و مذاکرہ کرینگے، تو یہ سب کچھ خیر عظیم ہے

اس سے یہ بھی سمجھنا ممکن ہے کہ رمضان المبارک میں امام کی جانب سے جماعت میں پورا قرآن پڑھنا یہ بھی باہم قرآن مجید پڑھنے کی ایک قسم ہے، کیونکہ اس میں ان کے لیے سارے قرآن کا فائدہ ہے، اسی لیے امام احمد رحمہ اللہ اس امام کو پسند کرتے جو انہیں پورا قرآن مجید سنا کر ختم کرے، اور یہ بھی سلف کا مکمل قرآن مجید سننے جیسے عمل جیسا ہی عمل ہے، لیکن یہ واجب نہیں، کیونکہ وہ قرآت میں تیزی اور جلدی کریگا، اور اس پر غور نہیں کریگا، اور نہ ہی خشوع و خضوع اور اطمنان تلاش کریگا، بلکہ اس کے سامنے مقصد قرآن مجید کو ختم کرنا ہوگا "

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (11/331-333).

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

بہت سے امام تراویح اور تہجد میں قرآن مجید ختم کرنے، اور مقتدیوں کو سارا قرآن سنانے کی کوشش کرتے ہیں، تو کیا اس میں کوئی حرج تو نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" یہ عمل اچھا اور بہتر ہے کہ امام ہر رات ایک سپارہ یا اس سے کم پڑھے، لیکن آخری عشرہ میں وہ زیادہ قرآت کرلے تاکہ پورا اور کامل قرآن مجید ختم ہوسکے، یہ تو اس حالت میں ہے جب ایسا کرنے میں کوئی مشقت نہ ہو

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام " میں باب باندھا ہے، جس میں انہوں نے سلف کا حال بیان کیا ہے کہ وہ قرآن مجید کو ختم کرنے کا خیال رکھتے تھے، اس لیے مزید فائدہ کے حصول کے لیے اس باب کا مطالعہ کرنے کی نصیحت کرتے ہیں "

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز(11/333-334).

واللہ اعلم.